تمام عاشقانِ رسول کیلئے نعت خوانی سے متعلق خوبصورت کلمات کا مجموعہ

ہم نعت خوانی کیوں کرتے ہیں؟

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پہلے اسے پڑھ لیجئے

ایک مسلمان کو نیک اعمال کرنے اور باوقار زندگی گزارنے کے لیے ایسے جذبے کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری پر اُبھارے اور اسلافِ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی سوچ فراہم کرے۔ "**عشقِ رسول**" وہ جذبہ ہے جس سے یہ خوبیاں حاصل ہوتی ہیں، اسی کی بدولت کامیابی کی منازل طے ہوتیں ہیں اور انسان کامل و اکمل مسلمان بن جاتا ہے۔ اس حسین جذبے کو پروان چڑھانے کے مختلف ذرائع ہیں جن میں ایک اہم ذریعہ "نعت خوانی" ہے۔

نعت خوانی کو فروغ دینے اور مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول بڑھانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت "**محفلِ نعت**" کے نام سے ہفتہ وار علمی وروحانی پروگرام ہوتا ہے جو "مَدَنی چینل" پر بھی براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ اس محفلِ نعت میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن **سید محمد ابراہیم عطاری** حَفِظَہُ اللہ سُنّتوں بھرا بیان بھی فرماتے ہیں، آپ کا یہ معمول ہے کہ بیان سے پہلے بطورِ تمہید نعت خوانی کے فضائل اور مختلف بزرگانِ دین کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے اَشعار سُنا کر حاضرین وناظرین کی دلچسپی کو بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ اس تمہیدی گفتگو کی اہمیت کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کا ادارۂ شعبۂ تصنیف وتالیف و تحقیق "اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ)" ان تمہیدات کا مجموعہ "**ہم نعت خوانی کیوں کرتے ہیں؟**" کے نام سے کتابی صورت میں پیش کر رہا ہے تاکہ عاشقانِ رسول خصوصاً مبلغین و مبلغات ان سے فائدہ اُٹھاسکیں۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کے شعبہ "اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیہ)" کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

اسلامک ریسرچ سینٹر (دعوتِ اسلامی)

عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ پُرانی سبزی منڈی کراچی

تاریخ 31-12-2020

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَیّ بِنْ کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرض کی: میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ کر) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ تمہاری فکریں دُور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم نعت خوانی کیوں کرتے ہیں؟

اللہ کریم نے زندگی گزارنے کے لیے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اگر ہم اُن کی گنتی کرنا چاہیں تو اُنہیں ہر گز شمار نہیں کر سکتے، جیسا کہ اِرشادِ باری ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو اُنہیں شمار نہ کر سکو گے۔ (پ14، النحل، 18)

اللہ پاک نے تمام نعمتوں کی اصل اور اپنی سب سے بڑی نعمت یعنی نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا میں بھیجا تو اِرشاد فرمایا:

---

1 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، 23-باب، 207/4، حدیث: 2465

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ (پ4، اٰلِ عمران: 164)	ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کا بڑا اِحسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُنھیں پاک کرتا اور اُنھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اِس سے پہلے کُھلی گمراہی میں تھے۔

یقیناً نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کریم کی عظیم نعمت ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے کُفر و شرک کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور چاروں طرف اِسلام کی روشنی پھیل گئی۔ ظُلم و بَربَرِیَّت اور جہالت کا خاتِمہ ہوا، لوگوں میں شُعور پیدا ہوا اور آپس میں اُخُوَّت و بھائی چارہ قائم ہوا۔ اللہ کریم نے اِرشاد فرمایا:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ (پ:30، الضحیٰ:11)	ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عظیم ترین نعمت ہیں اور نعمتِ الٰہی کا چرچا کرنا حکمِ باری ہے۔ **ہم "نعت خوانی" اِس لیے کرتے ہیں** کہ یہ اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت کا چرچہ کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

رَبِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود حق تعالیٰ کی مِنَّت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص298)

لہٰذا ہم اِسی نعتِ الٰہی کے شکرانے میں محفلِ نعت منعقد کرتے اور نعت خوانی کی صورت میں اِس نعمتِ عظمیٰ کا چرچا کرتے ہیں۔ جب حُضور اللہ کریم کی نعمت ہیں تو

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف بیان کرنا بھی بڑی عظمت و اہمیت کا حامل ہے۔ اِس عظیم کام کو سَر اَنجام دینے کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ کلام میں حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کرتے ہیں:
”جنت کے خوشبو دار درخت کی سب سے سیدھی، اُونچی اور نفیس ترین شاخ عطا فرما دیجیے تا کہ اُسے قلم بنا کر میں نعت شریف لکھنے کا حق ادا کر سکوں۔“ چنانچہ لکھتے ہیں:

طُوبیٰ میں جو سب سے اُونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو رُوحِ قُدُس سے ایسی شاخ

(حدائقِ بخشش، ص64)

نعت خوانی چونکہ بڑے شرف و فضیلت والا کام ہے، جو لوگ یہ عظیم کام سَر اَنجام دیتے ہیں اللہ کریم معاشرے میں اُنہیں بڑی عزت و رِفعت عطا فرماتا ہے۔

رضا یہ نعتِ نبی نے بلندیاں بخشیں لقب ”زمینِ فلک“ کا ہوا سمائے فلک

(حدائقِ بخشش، ص74)

ہم نعت خوانی اِس لیے کرتے ہیں کہ جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرنا ایک عاشقِ رسول کی زندگی کا عظیم مقصد ہے۔

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لیے
تمہاری نعت سنائے، سُنے پڑھے لکھے بڑا شرف ہے یہ خالدؔ کی زندگی کے لیے

ایک شاعر یہ بھی کہتے ہیں کہ

نعتِ رسولِ پاک ہے نظمیؔ کا مقصدِ حیات قبر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار کی ثناء فقط

اِنْ شَآءَ اللہ قبر میں جب فرشتے سُوال کریں گے تو سچے عاشقانِ رسول اُس وقت

بھی اِس نعمتِ عظمیٰ کا چرچا نہیں چھوڑیں گے اور اُن کے لبوں پر نعتِ رسول جاری ہو گی۔

جس وقت نکیرَیْن مِری قبر میں آئیں اُس وقت مِرے لب پہ سجی نعتِ نبی ہو

(وسائلِ بخشش، ص315)

بلکہ قبر کیا حشر تک اِس نعمت کا چرچا کرتے ہوئے جنت میں جائیں گے۔

توشۂ آخرت ہے ثناخوان کا ذِکر کرتا رہے تیرے فیضان کا

نعت تیری سُنانا مِرا کام ہے میری بگڑی بنانا تِرا کام ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک اور نعتِ مُصطفٰے

یقیناً قرآنِ کریم ربِ عظیم کی نہایت بابرَکت اور رَحمت والی کتاب ہے، جو اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی، حضرت محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مقدّس پر نازل فرمایا نیز اِس کتاب میں اللہ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری صفتوں کو نہایت دلچسپ اور بہترین انداز میں بیان فرمایا مثلاً قرآنِ کریم میں کہیں آپ کو شفاعت کرنے والا فرمایا گیا، کہیں **سِرَاجًا مُّنِیْرًا** (یعنی چمکتا ہوا سورج) فرمایا گیا، کہیں **یٰسٓ** و **طٰهٰ** فرمایا گیا اور کہیں **مُزَّمِّل** و **مُدَّثِّر** فرمایا گیا۔

دَساں کی میں مُصطفٰے دی کِڈّی سوہنی شان اے

آپ دی تعریف وِچ سارا ای قرآن اے

پڑھ کے تُوں ویکھ جھیڑا مَرضی سِپارہ

قَسم خدا دی مینوں سب نالوں پیارا

آیئے! ہم بھی اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعت کی مختلف جھلکیاں قرآنِ کریم کی روشنی میں سُنتے ہیں:

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے ایسے الفاظ بھی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے استعمال کرنے کو منع فرمادیا جن میں بے اَدَبی کا شائبہ نکلتا تھا، چنانچہ قرآنِ پاک کے پہلے پارے کی آیت نمبر 104 میں "رَاعِنَا" کہنے کی مُمانعَت فرمادی گئی اور اِس کے بجائے "اُنْظُرْنَا" کہنے کا حکم ہوا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسمَعْ قَالَنَا اِلتجاء یا سَیِّدَ الْاَبْرار ہے
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ناؤ ڈانواں ڈول در مَنجدھار ہے
خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا نا خُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش، ص700)

اِسی طرح قرآنِ کریم کی کئی آیات میں اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے عِلْمِ غیب عطائی کی شان کو بیان فرما کر آپ کی نعت بیان فرمائی ہے، چنانچہ

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اِطّلاع مولیٰ کو قول و قائل و ہر خشک و تر کی ہے
اُن پر کتاب اُتری بَیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ تفصیل جس میں مَا عَبَر و مَا غَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص213)

ترجمہ: یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ بات کرنے والے نے بات نہ کی تھی مگر آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس بات کی بھی پہلے سے خبر تھی اور بات کرنے والے

سے بھی واقف تھے، آپ کی شان یہ ہے کہ آپ کائنات کے ہر خشک وتر کو جانتے ہیں نیز اللہ کریم نے آپ کو قرآنِ پاک کی صورت میں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں ہر شے کا واضح بیان موجود ہے۔

اِسی طرح سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ **مکمل** سورت ہی **حُضورِ پاک** عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اِس کی ابتدائی دو آیات میں بڑے ہی نِرالے انداز میں **مُصْطَفٰے** کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک چہرے کو "چاشت" اور مُبارَک زُلفوں کو "رات کی تاریکی" سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ہے کلامِ الٰہی میں شَمس و ضُحےٰ تِرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص80)

ترجمہ: اے میرے آقا! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں **وَالشَّمْس** اور **وَالضُّحٰی** فرما کر آپ کے چہرۂ انور اور **وَاللَّیۡل** فرما کر آپ کی خَم دار سیاہ زُلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

اللہ پاک نے پارہ 30 سورۂ کَوثَر آیت **نمبر** 1 میں یوں اِرشاد فرمایا: اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں، اِسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ربّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسِم رِزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں

(حدائقِ بخشش، ص482)

بہرحال آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت جو قرآنِ کریم میں ذِکْر کی گئی ہے، اُسے کماحقُّہٗ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

اللہ کی سَر تا بَقَدم شان ہیں یہ   اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو اِیمان بتاتا ہے اِنہیں   اِیمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص238)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت خوانی اِیمان کا تقاضا ہے

یقیناً اللہ کریم کی پاک ذات کے بعد سب سے بلند و بالا ہستی سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہے، جس طرح ربِّ کریم کا ذِکْر کرنا، ربِّ کریم کو یاد کرنا، اللہ پاک کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا عبادت ہے وہیں حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت بیان کرنا، آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا، آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَدح سرائی کرنا بھی نہ صرف عظیم سعادت بلکہ کامل اِیمان کی نشانی ہے۔ ہمارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن، اَولیائے کِرام اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ رہا ہے کہ یہ حضرات حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَدح سرائی سے اپنی زبانوں کو تَر رکھتے اور کامِل مومن ہونے کا ثُبوت دیتے تھے، چنانچہ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصْطَفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے

اِیمان اَفروز انداز میں "نعتِ مُصطفٰے" بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حبیبِ خدا کا نظارا کروں میں   دل و جان اُن پر نثارا کروں میں
یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں   تیرے نام پر سب کو وارا کروں میں
تیرے نام پر سر کو قربان کر کے   تیرے سر سے صدقہ اُتارا کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد   اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں
میرا دین و ایمان فرشتے جو پوچھیں   تمہاری ہی جانب اِشارہ کروں میں
خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نُوری   مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص151 تا153)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس قدر خوب صورت انداز میں نعتِ مُصطفٰے بیان کرتے ہوئے کچھ یُوں فرماتے ہیں:

اِیمان ہے قالِ مُصطفائی   قرآن ہے حالِ مُصطفائی
محبوب و مُحِب کی مِلک ہے ایک   کَونَین ہیں مالِ مُصطفائی
کُل سے بالا رُسُل سے اعلیٰ   اِجلال و جلالِ مُصطفائی
لِلّٰه اِدھر بھی کوئی پھیرا   اے شمعِ جمالِ مُصطفائی
تقدیر چمک اُٹھے رضا کی   اے شمعِ جمالِ مُصطفائی

(حدائقِ بخشش، ص356-358)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کا یہ اِعتقاد ہوتا ہے کہ ہمیں تمام نعمتیں اور خوشیاں تمام بلندیاں تمام برکتیں تمام فضیلتیں مُصطفٰے کریم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بدولت ملی ہیں۔ جیسا کہ کسی نے کیا خوب کہا کہ

اِیمان مِلا اُن کے صدقے قرآن مِلا اُن کے صدقے
رحمٰن مِلا اُن کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

اِسی طرح جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مخلص دیوانے ہوتے ہیں اُن کی بس یہی آرزو ہوتی ہے کہ بس اُنہیں اُن کے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اپنے قدموں سے لگا کر رکھیں اور کسی بھی لمحہ اپنے سے دُور نہ کریں۔ حکیم الاُمّت حضرت مفتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تیری معراج کہ تُو لَوح و قلم تک پہنچا
میری مِعراج کہ میں تیرے قَدَم تک پہنچا

(مرآۃ المناجیح، 527/7)

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مدینے شریف اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکھوں میں جلوہ شاہ کا اور لب پہ نعت ہو جب رُوح تن سے ہو جدا یاربِّ مُصْطَفٰے
اے کاش! زیرِ گنبدِ خضرا بپئے ضیا اِیمان پر ہو خاتِمہ یاربِّ مُصْطَفٰے
مجھ کو بقیعِ پاک میں مَدفن نصیب ہو غوثُ الْوَرٰی کا واسطہ یاربِّ مُصْطَفٰے
جس دم وہ آئیں قبْر میں، میری زبان پر بس مَرحبا کی ہو صدا یاربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش، ص132-133)

ربِّ کریم ہمیں بھی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے نیز پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعتوں کو پڑھنے اور سُننے کی بَرَکت سے ہمارے اِیمان

کو تازگی بخشے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے بُزرگ اور نعتیہ کلام

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت خوانی اور مدح خوانی کرنا اَہلِ ایمان کا پسندیدہ عمل اور اُن کے اِیمان کا حصہ ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنے مخصوص انداز میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اور تعریف و توصیف میں کئی کلام اور دیوان لکھے ہیں، آیئے! ہم بھی بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نعتیہ کلاموں کے چند اَشعار سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

رَسُوْلٌ عَظِیْمُ الشَّانِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ لَہٗ کُلُّ مَنْ یَّبْغِی التِّلَاوَۃَ وَامِقٗ

مُحِبٌّ عَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ طَلَاوَۃٌ وَاِنْ قَالَ قَوْلًا فَالَّذِیْ قَالَ صَادِقٗ

(سیرۃ ابنِ اسحاق، ص۱۸۰)

ترجمہ: وہ عظیم رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو اپنی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا اُس (کتاب) کا عاشق ہو جائے۔ وہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کیلئے ہر روز تر و تازگی اور خوبصورتی ہے، نیز اگر وہ کوئی بات کہیں تو یقیناً سچی ہوتی ہے۔

مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضاعی بہن حضرت سَیِّدَتُنا شَیْماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی مَحبّت کا اِظہار یوں فرماتی ہیں:

مُحَمَّدٌ خَیْرُ الْبَشَرْ مِمَّنْ مَّضٰی وَ مَنْ غَبَرْ

مَنْ حَجَّ مِنْھُمْ اَوِ اعْتَمَرْ اَحْسَنُ مِنْ وَّجْہِ الْقَمَرْ

مِنْ کُلِّ اُنْثٰی وَ ذَکَرْ   مِنْ کُلِّ مَشْبُوْبٍ اَغَرْ

جَنَّبَنِیَ اللّٰہُ الْغِیَرْ   فِیْہِ وَ اَوْضِحْ لِیَ الْاَثَرْ

(سبل الھدیٰ والرشاد، 464/1)

ترجمہ: جو اِنسان گزر چکے اور جو آئیں گے اُن سب سے بہتر حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ میرے آقا حج وعمرہ کی سعادت پانے والوں میں بھی سب سے اعلیٰ بلکہ حُسن وجمال میں چاند سے بڑھ کر ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہر خوبصورت اور بہادُر مَرد وعورت سے بڑھ کر غیرت والے ہیں۔ اے میرے ربِّ کریم! مجھے حَوادِثِ زمانہ سے بچا کر میرے لیے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ کو واضح فرمادے۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت بی بی عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے **نعتیہ کلام** پر مُشْتَمِل یہ اَشعار مَرْوِی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ   لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَّقْدٍ

لَوَاحِیْ زَلِیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ   لَاٰثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

(شرح زرقانی، ۳۹۰/۴)

ترجمہ: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسار مُبارَک کے اَوصاف اَہْلِ مِصر سُن لیتے تو حضرت سَیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قیمت لگانے میں دولت نہ خرچ کرتے، نیز زُلیخا کو مَلامَت کرنے والی عورتیں اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مبارک دیکھ لیتیں تو اپنے ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

حُضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح خوانی کا یہ خوب صورت سلسلہ مزید بڑھتا گیا اور شانِ مُصطفٰے میں دلنشین انداز میں نعتیں لکھی گئیں، چنانچہ

عارِف بِاللہ سَیِّدی امام عبدُ الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کمالاتِ مُصْطَفٰے کو اپنے نعتیہ شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ

حُسنِ یُوسُف دَمِ عیسیٰ یَدِ بَیضا داری آنچہ خُوباں ہَمہ دَارَنْد تُو تنہا داری

ترجمہ: سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن، حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں، (یہی نہیں بلکہ) جو کمالات وہ سارے نبی و رسول رکھتے تھے آپ اکیلے رکھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھی بہت سارے نعتیہ کلام ہیں، آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نعتیہ کلاموں کا مجموعہ "**حدائقِ بخشش**" میں سے ایک کلام کے چند اَشعار سُنتے ہیں:

نعمتیں بانٹتا جس سَمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی مُنشیِ رَحمت کا قلم دان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دِھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا تیرے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سَر ہے وہ سَر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا
جان و دل ہوش و خِرَد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

(حدائقِ بخشش، ص55-56)

اِسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھائی جان مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں لکھتے ہیں:

مُرادیں مِل رہی ہیں شاد شاد اُن کا سُوالی ہے
لَبوں پر اِلتجا ہے ہاتھ میں رَوضہ کی جالی ہے
تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے
وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تُو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے
نکالا کب کسی کو بزمِ فیض عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

(ذوقِ نعت، ص230-231)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصْطَفٰے رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ بھی اپنے نعتیہ دیوان **"سامانِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو
نبیوں میں ہو تم ایسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو
تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور مُمَجَّد مُصْطَفٰے و مجتبے تم ہو

چمک جائے دلِ نوری تمہارے پاک جلووں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مِرے نورُ الہُدیٰ تم ہو

(سامانِ بخشش، ص164-167)

اِسی طرح خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَدَّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیلُ الرَّحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی بہت پیارے کلام لکھے ہیں، آپ کے نعتیہ دیوان کا نام "قبالۂ بخشش" ہے، آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے ہم بھی چند اَشعار سُنتے ہیں:

حبیبِ خدا عرش پر جانے والے   وہ اِک آن میں جا کے پھر آنے والے
وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچ کر   اِمامت نبیوں کی فرمانے والے
جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ   نہیں ہیں یہ اِنکار فرمانے والے
دُعا ہے کہ اَحباب میں ہو یہ چرچا   جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

(قبالۂ بخشش، ص297تا301)

امیرِ اہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "**وسائلِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا رَوضہ
ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا رَوضہ
کعبے کی عظمتوں کا مُنکِر نہیں ہوں لیکن
کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا رَوضہ
جس وقت رُوح تَن سے عطار کی جُدا ہو
ہو سامنے خُدایا میٹھے نبی کا رَوضہ

(وسائلِ بخشش، ص320-321)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت خوانی اور اِس کے آداب

جس طرح اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و اَہمیت بہت زیادہ ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آداب کا خیال رکھنا خاص طور پر ضروری ہے، اِسی طرح آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و تعریف بیان کرنے میں بھی بہت اِحتیاط کی حاجت ہے۔ نعت خوانی حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا خوانی اور محبّت کی نشانی ہے، حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی و محبّت اعلیٰ دَرَجے کی عبادت اور ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا جب بھی نعت خوانی میں حاضری ہو یا خود نعت شریف پڑھنے کی سعادت ملے تو بااَدب رہنا چاہئے، چنانچہ

پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرَات کی آیت نمبر 2 میں اِرشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ (پ:26، الحجرات:2)	ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور اُن کے حُضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مشہور مُفسِر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیت

کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا! حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اَدنیٰ بے اَدَبی کفر ہے، کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب اُن کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد (ہوجاتی) ہیں تو دُوسری بے اَدَبی کا ذِکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ اُن کے حُضُور چِلاّ کر بولو، نہ اُنہیں عام اَلقاب سے پُکارو، جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بَشَر نہ کہو، رَسُوۡلُ اللّٰہ، شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن کہو۔ دُنیاوی بادشاہوں کے دَرباری آداب، انسانی ساخت (انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں، مگر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دروازے شریف کے آداب ربّ (کریم) نے بنائے، (اور) ربّ (کریم) نے (ہی) سکھائے، نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں (ہوتے) بلکہ جِنّ و اِنس و فرشتے سب پر جاری (ہوتے) ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔ [1]

تِرے رُتبہ میں جس نے چون وچرا کی نہ سمجھا وہ بد بخت رُتبہ خدا کا

(ذوقِ نعت، ص۳۸)

یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اُنۡظُرۡ حَالَنَا طالبِ نظرِ کرم بدکار ہے

یَاحَبِیۡبَ اللّٰہِ اِسۡمَعۡ قَالَنَا اِلتجاء یا سَیِّدَ الۡاَبۡرار ہے

اِنَّنِیۡ فِیۡ بَحۡرِ ھَمٍّ مُّغۡرَقٌ ناؤ ڈانواں ڈول دَر مَنجدھار ہے

خُذۡ یَدِیۡ سَھِّلۡ لَّنَا اَشۡکَالَنَا نا خُدا آؤ تو بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش، ص700)

نعتِ رسول کا ادب تو ایسا ہونا چاہیے کہ جب نعتِ مُصطفٰے سُنیں تو آنکھوں

1 ......نورالعرفان: ۸۲۳۔

سے آنسو جاری ہو جائیں جیسا کہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

غمِ عشقِ نبی ایسا عطا فرما دیجئے مُرشِد
ہو نعتِ مُصْطَفٰے سُنتے ہی میری آنکھ نم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص99)

جب نعت سُنوں جھوم اُٹھوں عشقِ نبی میں
ایسا مجھے مستانہ محمد کا بنا دے

(وسائلِ بخشش، ص119)

اللہ! مجھے سوز و گداز ایسا عطا کر
تڑپا دے بیاں نعتِ نبی مجھ کو رُلا دے

(وسائلِ بخشش، ص120)

نعتِ مُصْطَفٰے بیان کرنا کس قدر مشکل کام ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

بس خامۂ خامِ نوائے رضا نہ یہ طرز مِری نہ یہ رنگ مِرا
اِرشادِ اَحِبّا ناطِق تھا نا چار اِس راہ پڑا جانا

(حدائقِ بخشش، ص۴۴)

یاد رہے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے یہ اور اِس طرح کے دیگر اَشعار 100 فیصد عاجزی پر مشتمل ہوتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ہم جیسوں کو سمجھانے کے لئے گویا

یوں فرمایا ہے کہ ”نعت خوانی کوئی آسان کام نہیں۔“

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعتِ پاک کو کس طرح اور کن آداب کی رعایت کرتے ہوئے بیان فرمایا اسے تحدیثِ نعمت (نعمت کا چرچا کرنے) کے طور پر یوں ذِکر کرتے ہیں:

ہوں اپنے کلام سے نِہایت محظوظ
بیجا سے ہے اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے اَحکامِ شَریعت ملحوظ

(حدائقِ بخشش، ص ۴۴۲)

نعتِ رسول کے آداب کے حوالے سے عاشقانِ رسول کے اور کیا کیا جذبات ہوتے ہیں، آیئے! انہیں اَشعار کی صورت میں سُنیئے:

آنکھوں میں جلوہ شاہ کا اور لب پہ نعت ہو
جب رُوح تَن سے ہو جدا یا ربِّ مُصْطَفٰے

(وسائلِ بخشش، ص132)

فرشتے قبر میں پوچھیں گے جب مجھ سے سُوال آ کر
مِرے لب پر ترانہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ نعت کا ہوگا

(وسائلِ بخشش، ص183)

جام ایسا اپنی اُلفت کا پلا دے ساقیا
نعت سُن کر حالتِ عطّارؔ ہو رو رو کے غیر

(وسائلِ بخشش، ص233)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت کسے کہتے ہیں؟

”نعت“ عَرَبی زبان کا لفظ ہے جس کا معنیٰ ہے: ”کسی کی تعریف وتوصیف بیان کرنا، حُسنِ صورت اور سیرت کو سراہنا“ لیکن اِصطلاحِ شریعت میں ”نعت“ سے مُراد ”حُضور سیدِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ صُورت اور حُسنِ سیرت کو بیان کرنا ہے۔“ قدیم عَرَبی شاعر بھی اپنے محبوبوں کی مختلف حوالوں سے تعریف کرتے تھے لیکن اُسے ”نعت“ نہیں بلکہ ”مَدح وقصیدہ“ کہتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نعت خوانی کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ مگر اِس سے پہلے ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

مشہور صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح خوانی کرکے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دل خوش کرتے تھے، حضرتِ سَیِّدُنا حسّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے منبر بچھایا جاتا جس پر کھڑے ہو کر وہ نعت شریف پڑھتے تھے۔ حُضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کے لیے یوں دعا فرماتے: ”اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُس“ یعنی اے اللہ پاک! رُوْحُ الْقُدُس کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔(1)

مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت علامہ شَرَفُ الدِّین بُوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے میرا آدھا جسم بالکل بے حِس و

(1)……ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی انشاد الشعر، ۴/۳۸۵، حدیث: ۲۸۵۵۔

حَرَکت ہو گیا۔ بہت علاج کروایا مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ اِنتہائی نااُمیدی کی حالت میں سوچا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے وسیلے سے بارگاہِ الٰہی میں اپنی صحتیابی کے لئے دعا کروں، اللہ پاک کے فَضل و کَرم سے میں اپنے اِس اِرادے میں کامیاب ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قصیدہ (بُردہ شریف) لکھنا شروع کیا، قصیدے کا اِختتام ہوتے ہی میں نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں روشن ہو گئیں، میری قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتا ہوں کہ میرے خواب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ مُبارک میرے جسم پر پھیرا اور اپنی مُبارک چادر میرے جسم پر ڈال دی۔ جس کی بَرَکت سے میں فوراً صحتیاب ہو گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو کھڑے ہونے اور حَرَکت کرنے کے قابل پایا۔(1)

یہی امام بُوصیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نعتِ مُصْطفٰے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ وَ الْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

(قصیدۃ البردۃ مع شرحہا، ص118)

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

(قصیدۃ البردۃ مع شرحہا، ص123)

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَھَا وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ

(قصیدۃ البردۃ مع شرحہا، ص293)

(1) ......قصیدۃ البردۃ مع شرحہا، ص۳۷۔

اے عاشقانِ رسول! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر چاہیں تو خوش نصیبوں کو اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمادیتے ہیں جیسا کہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جب دوسری مرتبہ مدینۂ طیبہ حاضر ہوئے تو شوقِ دیدار میں رَوضۂ اَنور کے مُواجَھہ میں دُرُود شریف پڑھتے رہے، یقین کیا کہ ضرور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زِیارت سے مُشرَّف فرمائیں گے۔ لیکن پہلی رات ایسا نہ ہوا تو کچھ غمزَدہ ہو کر ایک نعت لکھی جس کا مَطْلَع یہ ہے:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص99)

اِس نعت کے آخری شعر میں لکھتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص100)

یہ نعت عرض کرکے مُؤَدَّب بیٹھ کر اِنتظار کر رہے تھے کہ آخر کار سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کرم فرمایا، اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں، قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، نِقابِ رُخ اُٹھ گیا اور خوش نصیب عاشق نے بیداری کے عالَم میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سَر کی آنکھوں سے دیدار کرلیا (1)

حُضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصْطَفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارگاہِ الٰہی میں عرض

1 ...... حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1 / 92-93 ملخصاً۔

کرتے ہیں:

اب کہاں جائے گا نقشہ تیرا میرے دل سے
تہہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص71)

واقعی نعتِ رسول کی بڑی برکتیں ہیں، اِس کی اہمیت سے اللہ والے بخوبی واقف ہیں، چنانچہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کیا خوب فرماتے ہیں:

اگرچہ جان بھی اِس راہ میں قربان ہو جائے
مگر نعتِ نبی پڑھنا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
نبی کے نام پر سو جان سے قربان ہوجائیں
غلامانِ نبی ذِکرِ نبی ہرگز نہ چھوڑیں گے

(وسائلِ بخشش، ص414-415)

مُنعقد کرتے رہیں گے اِجتماعِ ذِکر و نعت
دُھوم اُن کی نعت خوانی کی مچاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش، ص419)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ نعت خوانی کرتے رہنے اور اِس کے فضائل و برکات سمیٹتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آیئے! اب ہم نعت خوانی کے چند فوائد کے بارے میں سُنتے ہیں:

(1)اَوصافِ مُصْطَفٰے یادرکھنے کاذریعہ

حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ کریم نے جس طرح کمالِ سیرت میں تمام اَوّلین و آخرین سے ممتاز اور افضل و اعلیٰ بنایا ہے اِسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جمالِ صورت میں بھی بے مثل و بے مثال بنایا ہے۔ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم دن رات سفر و حَضَر میں جمالِ نُبُوّت کی تجلیاں دیکھتے رہے اور اُنہوں نے محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جمالِ بے مثال کے فضل و کمال کو بڑے ہی شاندار انداز میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ کسی مَدّاحِ رسول نے کیا خوب کہا ہے کہ

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ اَبَدًا وَّ عِلْمِیْ اَنَّهٗ لَا یَخْلُقُ

ترجمہ: اللہ پاک نے حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ کبھی پیدا نہ کرے گا۔[1]

نعتِ رسول کے جہاں اور کئی مقاصد ہیں وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ نعت شریف کی بَرَکت سے آقائے کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بے شمار اَوصافِ کریمہ کو جاننے اور اُن کا ذِکْر کرنے، سُننے کی سعادت ملتی ہے، یوں اِیمان کی چاشنی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ صحابِیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے اپنے **"قصیدۂ ہمزیہ"** میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک اَوصاف کو اِس شان کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ وَ اَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

ترجمہ: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ سے زیادہ حُسن و جمال والا میری آنکھ نے

---

(1)......حیاۃ الحیوان، باب الھمزۃ، 75/1۔ سیرتِ مصطفٰی، ص561۔

کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِ عَیْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ ہر عیب ونقصان سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین وجمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔ (1)

حضرت علامہ بُوصیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اپنے **"قصیدۂ بُردہ"** میں لکھا:

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

ترجمہ: محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اِس مُعاملے میں اُن کا کوئی شریک ہی نہیں ہے، کیونکہ اُن کے حُسن کا جَوہَر قابلِ تقسیم ہی نہیں۔ (2)

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بھی اِس مضمون کی عکاسی کرتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں اَوصافِ مُصْطَفٰے کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص80)

اِسی طرح **"قصیدۂ نور"** میں بھی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مختلف اَعضائے مبارکہ کی صفات کو

1 ......مستطرف، باب الثانی والاربعون فی المدح... الخ، 391/1۔ سیرتِ مصطفیٰ، ص561۔

2 ......قصیدۃ البردۃ مع شرحھا، ص136۔ سیرتِ مصطفیٰ، ص562۔

بیان کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

شمع دل مشکٰوۃ تن سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سُورہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص244)

ترجمہ: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دل مُبارَک شمع کی طرح ہے، جسمِ اقدس چراغ کی طرح اور سینۂ مبارَک نورانی شیشے کی طرح ہے۔

بہرحال اِس پر تمام اُمّت کا اِیمان ہے کہ حُسن وجمال میں حُضور نبیِّ آخرُ الزمان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے مثل وبے مثال ہیں اور آپ کا کوئی ثانی نہ پہلے کبھی تھا، نہ اب ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) اخلاق و کردار سنوارنے کا ذریعہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ثنا و توصیف بیان کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، نعتِ رسول سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے، نعتِ رسول سے ربِّ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے، نعتِ رسول سے سُنّتوں پر عمل سے مَحبّت ہوتی ہے، نعتِ رسول پڑھنے سُننے کی بَرَکت سے مَحبّتِ رسول بڑھتی ہے، نعتِ رسول کی بَرَکت سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ ہمیں اَخلاق و کردارِ مُصْطَفٰے جاننے کا موقع ملتا ہے۔

آیئے! اِسی مُناسبت سے کچھ نعتیہ اَشعار سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے

ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

(ذوقِ نعت، ص205)

حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا ایک بہترین وَصف یہ بھی تھا کہ آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **لوگوں کے عیوب کی پَردہ پوشی فرماتے تھے اور کسی کو رُسوا نہیں ہونے دیتے تھے۔**

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے میری حشر میں رُسوائی ہو

(ذوقِ نعت، ص204)

مولانا حسن رضا خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلیہِ **کے اِس نعتیہ شعر میں آقا کریم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا یہ وَصف بیان کیا گیا ہے کہ حُضورِ پاک** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کی جُود و سخاوت ایسی تھی کہ آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کے دربار میں جو بھی سائل آتا آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **اُس کی مُراد اور خالی جھولی کو بھر دیتے تھے۔**

آیئے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کے اَوصافِ حمیدہ اور کردار کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجیے:**

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود اُونچی بینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص301)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبَسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص303)

کُل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص304)

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سادگی کا انداز ایسا تھا کہ

کبھی جَو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی تیرا ایسا سادہ کھانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص426)

سیدھی سیدھی رَوِش پر کروروں دُرود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص306)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) عشقِ رسول بڑھانے کا ذریعہ

آج بہت سے لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُنہیں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عشق ہے مگر وہ عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتے جبکہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اپنے گفتار و کِردار سے یہ ثابت کر کے دِکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اَوّل ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

محمد کی مَحبَّت دِینِ حق کی شرطِ اَوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

سفر ہو یا حَضر، الغرض ہر جگہ ہر مُعاملے میں اُنہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات دِلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں۔ اِس بات کو یوں سمجھیے کہ طبیب حضرات اپنے مَریضوں کو مخصوص دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مَریض اگر وہ دوائیں کھاتے رہیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو اُن کی حالت بگڑی چلی جاتی ہے اِسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم بھی عشقِ رسول کے مقدّس مَریض تھے جن کے لئے دیدارِ مُصْطَفٰے، صحبتِ مُصْطَفٰے، اِطاعتِ مُصْطَفٰے اور اِتّباعِ مُصْطَفٰے گویا دوا کی سی حیثیت رکھتا تھا جس سے اُن کی موت و حیات وابستہ تھی، نیز اِس دوا کے بغیر اُن کا جینا مشکل تھا۔

ہمارے بزرگوں کی شان بھی عجیب ہوتی ہے، جب یہ حضرات عشقِ رسول میں مچلنے لگتے ہیں تو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَدح خوانی کر کے اپنی پیاس کو بجھاتے ہیں، چنانچہ ایک بار رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُر بہار سے مشرف ہونے کے بعد حضرت پیر مِہر علی شاہ گولڑوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کیا تو جذبات مچل گئے، دل بے قرار اور آنکھیں اَشکبار ہوئیں، اِس کیفیت کا اِظہار آپ نے ایک نعتیہ کلام میں یوں بیان فرمایا ہے کہ[1]

اَج سِک مِتراں دِی وَدھیری اے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے

لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

اِس کلام میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال، فضائل و کمال کو اِنتہائی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ اِسی کلام کے اِختتام پر

---

1 ......مہر منیر، ص130-132 ملخصاً۔

یوں عرض گزار ہیں:

سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ

کِتّھے مِہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اَکھیں کتھے جا اڑیاں

ترجمہ: میرے آقا! آپ اِس قدر صاحبِ حُسن و جمال اور صاحبِ کمال ہیں کہ مجھ سے آپ کی ثنا ممکن ہی نہیں بلکہ اِس سے میری کوئی مُناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ کی ذاتِ اَقدس، زِیارت و دِیدار کا شَرف فقط آپ کی کرم نوازی ہے ورنہ میری آنکھیں اِس لائق کہاں، اِن سے بھی لگنے اور تکنے کی جسارت ہو گئی ہے۔ (1)

امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی اپنے بیان و تحریر اور اَشعار کی صورت میں عشقِ نبی میں ڈوب کر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی کی ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایک کلام لکھا ہے جس کے دو شعر ہم بھی سُنتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

سَرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گُلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وَصف عیبِ تَناہی سے ہیں بَری
حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص174-175)

---

1 ...... شرح سِک مِتراں دی، ص ۳۸۳۔

ترجمہ: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی ذاتِ گرامی میں تمام خُوبیاں جمع ہیں، لہٰذا میں آپ کی کس کس خوبی کو بیان کروں؟ میں آپ کو نبیوں کا سردار کہوں؟ اپنا آقا و مولیٰ کہوں؟ یا حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باغ کا خوب صورت پھول کہوں؟

شہنشاہِ سخن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ **عشقِ رسول** کی یاد سے اپنے دل کی کَلی کو مہکاتے ہوئے کہتے ہیں:

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو پھر تو خَلْوَت میں عجب انجمن آرائی ہو
آستانہ پہ ترے سَر ہو اَجل آئی ہو اور اے جانِ جہاں تُو بھی تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص ۲۰۴)

امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے **عشقِ رسول** کے جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے یوں عرض گزار ہیں:

عشق سے تیرے معمور سینہ رہے لب پہ ہر دم مدینہ مدینہ رہے
بس میں دیوانہ بن جاؤں سُلطانِ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں دُرود و سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۰۴)

بہر حال نعتِ رسول عاشقانِ رسول کے دلوں کو گرمانے اور اُن کے **عشقِ مُصْطَفٰے** کو مزید بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی حقیقی عشقِ رسول عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) اِحسانات مُصْطَفٰے یاد رکھنے کا ذریعہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثنا و توصیف بیان کرنے کے بے شمار فضائل و

بَرکات ہیں، نعتِ رسول سے عشقِ رسول میں اِضافہ ہوتا ہے، نعتِ رسول سے ربِّ کریم کی رضا نصیب ہوتی ہے، نعتِ رسول سے سُنّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھتا ہے، نعتِ رسول کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ نعتِ رسول "**اِحساناتِ مُصْطَفٰے**" یاد رکھنے کا بھی ذریعہ ہے۔ "اِحساناتِ مُصْطَفٰے" کے حوالے سے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اِیمان مِلا اُن کے صدقے قرآن مِلا اُن کے صدقے
رحمٰن مِلا اُن کے صدقے وہ کیا ہے جو ہم نے پایا نہیں

اِسی طرح اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا **مشہورِ زمانہ اِیمان افروز کلام** بھی سُنئے کہ اِس میں کتنے پیارے انداز میں "**اِحساناتِ مُصْطَفٰے**" کا ذِکر موجود ہے:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دَہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
جِناں میں چمن، چمن میں سَمن، سَمن میں پھَبن، پھَبن میں دُلہن
سزائے مِحن پہ ایسے مِنن یہ امن و اَماں تمہارے لئے
خلیل و نَجی، مسیح و صَفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبَری کہ خَلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص348 تا 351)

برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

محشر میں کسی نے بھی مِری بات نہ پوچھی

حامی نظر آیا تو بس اِک تو نظر آیا
بازارِ قیامت میں جنہیں کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا خریدار ہمیں تُو نظر آیا
فریادِ غریباں سے ہے محشر میں وہ بے چین
کَوثَر پہ تھا یا قرب ترازو نظر آیا

(ذوق نعت، ص۴۵-۴۶)

ایک اور کلام میں فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہوگا ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے کوئی اسیر غم اُن کو پکارتا ہوگا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رَسُوْلَ اللہ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہوگا
عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے خدا گواہ ہے یہی حال آپ کا ہوگا

(ذوق نعت، ص۵۱-۵۲-۵۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہم پر کس قدر احسانات ہیں، آپ کو ہر وقت اپنے غلاموں کی فکر رہتی ہے اور آپ دونوں جہاں میں اپنی اُمّت کا سہارا ہیں، مگر افسوس ہم پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل میں سستی کرتے اور مسلسل گناہوں میں مشغول رہتے ہیں۔

تمہارے تو وہ اِحساں اور یہ نافرمانیاں اپنی

ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے
تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اِک عالَم
گزارا سب کا ہوتا ہے اِسی محتاج خانے سے

(ذوقِ نعت، ص214)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ کریم ہمیں حقیقی عشقِ رسول، سُنّتوں سے محبت کرنے والا اور سُنّتوں پر عمل کرنے والا بنا کر دونوں جہانوں میں ہمارا بیڑا پار فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج سُنّتوں پر چلنے کا کر عہد آج
خوب کر ذِکرِ خدا و مُصطَفٰے دل مدینہ یاد سے اُن کی بنا

(وسائلِ بخشش، ص715)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5)ایمان کی سلامتی کا ذریعہ

نعت خوانی کی برکت سے ایمان کی حفاظت کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ ایمان پر ثابت قدم رہنے والے خوش نصیب دونوں جہاں میں سعادت مند ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے کیونکہ ایک مسلمان کیلئے دنیا سے رُخصت ہوتے وَقْت ایمان پر ثابت قدم رہنا بڑی اَہَمِّیَّت رکھتا ہے، اگر ایمان کی حالت پر خاتمہ ہوا تو قبر و آخرت کی تمام منزلیں آسان ہوں گی، ایمان پر مرنا ہی آخرت میں نجات کا سبب (Cause) بنتا ہے، دنیا میں چاہے جتنے بھی نیک اعمال کرلئے جائیں مگر خاتمہ ایمان پر

نہیں ہوا تو کسی بھی نیک عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (1)

یقیناً شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے یہ کبھی نہیں چاہے گا کہ انسان دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر جائے لہٰذا ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن ہمیشہ اللہ پاک کی بارگاہ میں شیطان سے حفاظت اور سلامتیِ ایمان کی دعا کیا کرتے تھے اور ان حضرات نے اپنے نعتیہ دیوانوں میں اس سے متعلق اشعار بھی شامل فرمائے ہیں تاکہ پڑھنے سُننے والوں میں بھی حفاظت و سلامتیِ ایمان کی اہمیت اُجاگر ہو، چنانچہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنے نعتیہ دیوان "**وسائلِ بخشش**" میں عرض کرتے ہیں:

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت پئے سیِّدِ مُحتَشَم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص110)

ایک اور مقام پر یوں عرض گزار ہیں:

یااِلٰہی کر ایسی عنایت دیدے اِیمان پر اِستقامت

تجھ سے عطارؔ کی اِلتجا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص139)

نعت خوانی سے ایمان کی اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ بلاشبہ ایمان ایک ایسی دولت ہے جس کا کوئی مول نہیں، ایمان ہی کی بدولت انسان بہت ساری بھلائیوں کا حقدار بنتا ہے، نیک اعمال کا ثواب اسی انسان کو ملے گا جس کے پاس نعمتِ ایمان ہو گی اور جو اس نعمت سے محروم ہے وہ اندھے شیشے کی طرح ہے:

---

1 ......بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴ حدیث: ۶۶۰۷۔

جلا اِیمان سے ہوتی ہے دل پر وہ اَندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے

(سامانِ بخشش، ص204)

نعت خوانی میں بوقتِ نزع ایمان سلامتی رکھنے کی فکر نصیب ہوتی ہے۔ یہ بات تسلیم شُدہ ہے کہ جتنی بڑی دولت ہوتی ہے اس کے دُشمن اتنے ہی زیادہ اور خطرناک ہوتے ہیں۔ دُنیوی مال وزر کے چور اِنسان ہوتے ہیں جبکہ اِیمان کی لازوال دولت کا چور شیطان ہے جو اِنسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا اور دِلوں میں وَسوسے ڈالتا ہے حتّٰی کہ نزع کے وقت سارا زور لگا دیتا ہے کہ کسی طرح مسلمان کا اِیمان ضائع ہو جائے، لہٰذا ہر مسلمان کو خصوصاً موت کے وقت شیطان مردود سے ایمان سلامت رہنے کی دعا کرتے رہنا چاہیے اور سلبِ ایمان کے خوف سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے، ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن موت کے وقت سلبِ ایمان کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے تھے:

آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاشکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائل بخشش، ص158)

نعت خوانی میں ذِکرِ مدینہ بھی ہوتا ہے۔ یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو بارگاہِ رسالت سے حاضری کا پروانہ ملتا ہے اور وہ درِ مُصْطَفٰے کی حاضری کے لئے دیارِ محبوب روانہ ہوتے اور دیوانہ وار اپنے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دنیا اور مالِ دنیا طلب کرنے کے بجائے ایمان کی سلامتی کی بھیک طلب کرتے ہیں، چنانچہ

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں:

عطارؔ ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے
(وسائلِ بخشش، ص406)

نعت خوانی کی محفل میں شہنشاہِ بغداد، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی ذکرِ خیر کیا جاتا ہے، آپ کے مریدین کی شان ہی نرالی ہے، جو انسان حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مرید ہو کر آپ کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیتا ہے اللہ پاک کی رَحمت سے مرتے وقت اُسے توبہ کی توفیق بھی ملتی ہے اور اس کا ایمان بھی شیطان سے سلامت رہتا ہے۔

ایمان اُس کا بچ گیا شیطان سے، جو تیرے
ہے "سلسلے" میں آگیا بغداد والے مُرشِد
(وسائلِ بخشش، ص546)

نعت خوانی میں آنے سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ دنیا سے ایمان سلامت لے جانے والے خوش قسمت کو جنت جیسی عظیمُ الشَّان اور بے مثل و بے مثال نعمتِ عظمٰی کا مُژدہ عطا کیا جائے گا۔

ہوا ہے خاتمہ اِیمان پر ترا نوریؔ
جبھی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں
(سامانِ بخشش، ص144)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6) شفاعتِ مُصْطَفٰے کی اُمید پیدا کرنے کا ذریعہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے بے شمار فضائل و کمالات اور اِختیارات سے نوازا ہے، انہی میں سے ایک شفاعت بھی ہے، چنانچہ شفیعِ روزِ محشر، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یعنی میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور میری شفاعت سب سے پہلے قبول ہو گی۔ [1] حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک بابِ شفاعت نہ کھولیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہو گی، بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں سب حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ گہر بار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں مخلوقات میں صرف حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفیع ہیں۔ [2]

گنہگاروں کا روزِ مَحشر شَفیع خَیْرُ الْاَنَام ہو گا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی عَلَیْہِ السَّلَام ہو گا

(بیاضِ پاک، ص16)

دنیا کا تو یہ دستور ہے کہ مجرم کو سزا ملتی ہے، اسے جیل جانا پڑتا ہے، اس کا کوئی سہارا نہیں ہوتا، اس کے چاہنے والے بھی اس سے نفرت کرتے ہیں، وہ مایوسی کی دلدل میں دھنس جاتا ہے مگر قربان جایئے! شفیعِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ......ابنِ ماجۃ، کتاب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، 4/522، حدیث: 4308۔

2 ......ہمارا اسلام، شفاعت کا بیان، حصہ 5، ص244۔

کی ذاتِ والا پر کہ آپ کی رحمت کا دستور ہی نرالہ ہے کہ آپ کا جو اُمّتی گناہ کر کے اپنی جان پر ظلم کرتا اور آپ کا مجرم بن جاتا ہے تو آپ اسے بھی نبھاتے ہیں، اسے بھی سینے سے لگاتے ہیں، اس کی اُمید بندھاتے ہیں اور ایسا بندہ اگر ایک بار بھی شہرِ مُصْطَفٰے یعنی مدینۂ طیبہ آکر روضۂ رسول کی زیارت کرلیتا ہے تو قاسمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے بھی شفاعت کا پروانہ عطا فرماتے ہیں۔

آجاؤ گنہگارو! اِک بار مدینے میں ٹھہرو گے شَفاعت کے حقدار یقیناً تم
دیتے ہیں شَفاعت کا اِنعام مدینے میں وہ شافِعِ محشر تو بُلوا کے غلاموں کو

(وسائلِ بخشش، ص278-284)

جب قِیامت کا دن ہو گا اور سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا[1] شدّتِ پیاس سے زَبانیں باہَر نکل پڑی ہوں گی[2] اور لوگ پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے۔[3] عرش کے سائے کی صحیح معنوں میں اُسی وقت اہمیت پتا چلے گی، گرمیوں کی دوپَہر ہو اور آپ چلچلاتی دھوپ میں کسی صحرا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وَقت آپ کو کس قَدر خوشی ہو گی اِس کا آپ بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں حالانکہ قِیامت کی گرمی کے مقابلے میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مگر قربان جائیے ایسے نازک اور دل دہلا دینے والے

---

1. ......مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ...الخ، باب فی صفۃ یوم القیامۃ...الخ، ص1173، حدیث: 7206۔
2. ......نوادر الاصول، الاصل الثانی والخمسون والمائتان، الجزء الثانی، ص1027۔
3. ......مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ...الخ، باب فی صفۃ یوم القیامۃ...الخ، ص1173، حدیث: 7206۔

عالم میں بھی جب گناہ گار اُمتی نااُمیدی کے سمندر میں غوطے کھا رہے ہوں گے اور مایوسی انہیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہوگی تو میدانِ محشر میں حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جلوہ گری ہوگی اور رحمتِ عالم، شفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے گناہ گار اُمتیوں کی شفاعت کرکے انہیں داخلِ جنت فرما رہے ہوں گے۔

غمزدوں کو جب شفاعت نے کیا اُمیدوار
عفو خوشخبری سناتا پیشِ یزداں لے چلا
(ذوقِ نعت، ص44)

بدکارو! رکھّو ہمت فرمائیں گے شَفاعت
دیکھو شفیعِ محشر تشریف لا رہے ہیں
(وسائلِ بخشش، ص304)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) دیدارِ مُصطفٰے کی طلب بڑھانے کا ذریعہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناو توصیف بیان کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، نعتِ رسول عشقِ رسول کو بڑھاتی ہے، نعتِ رسول دلوں کی تازگی کا سبب ہے، نعتِ رسول صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سنت ہے، نعتِ رسول ذکرِ خدا ہے، نعتِ رسول ثواب کمانے کا ذریعہ ہے، نعتِ رسول مدینے کی محبت میں تڑپنے کا ذریعہ ہے، نعتِ رسول ادبِ رسول سکھاتی ہے، نعتِ رسول سُنّتِ رسول پر عمل کا جذبہ بڑھاتی ہے اور نعتِ رسول کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ نعتِ رسول کی برکت سے دیدارِ مُصطفٰے کی طلب میں اضافہ

ہوتا ہے کیونکہ نعتِ خوانی میں ایسے عاشقانِ رسول حضرات کے کلام پڑھے جاتے ہیں جو زندگی بھر دیدارِ مُصطَفٰے کی خیرات طلب کرتے رہے اور انہوں نے اپنے اشعار میں بھی اپنی عقیدت اور اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے، چنانچہ

حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مُصطَفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں بہت ہی خوب صورت انداز میں عرضی پیش کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان "**سامانِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ نوریؔ کو تم نوری بناؤ

اے چمکیلی رنگت والے تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص96)

آج اگر کسی شخص کی اِنعامی لاٹری نکل آئے تو وہ کہتا ہے میری عید ہوگئی، کسی کو باہر ملک کا ویزہ مل جائے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہوگئی، کسی کو نوکری مل جائے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہوگئی، کسی کو کوئی عہدہ و منصب یا وزارت مل جائے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہوگئی، کسی کو کاروبار میں اچھا منافع ہو جائے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہو گئی، کوئی کسی پرانی بیماری یا پریشانی سے نجات حاصل کرلے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہوگئی، کوئی نئی کار، نیا بنگلہ، نئی اسکوٹر یا نیا گھر لے لے تو وہ کہتا ہے کہ میری عید ہوگئی لیکن قربان جایئے! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانوں پر کہ ان کی عید تو اس دن ہوتی ہے جس دن انہیں خواب میں مدینے والے مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ زیبا نظر آجائے۔

تِری جبکہ دید ہوگی جبھی میری عید ہوگی
مِرے خواب میں تُو آنا مَدنی مدینے والے
(وسائلِ بخشش، ص424)

نبی کی دید ہماری ہے عید یااللہ
عطا ہو خواب میں دیدارِ مُصطفےٰ یا رب!
(وسائلِ بخشش، ص83)

نعت خوانی کی بدولت عشاقانِ رسول کو دیدارِ مُصطفےٰ کی اہمیت کا پتا چلتا ہے کہ یہ کتنی قیمتی دولت ہے، انسان کے سوتے جاگتے میں بہت سی چیزیں اس کے دل و دماغ میں آتی جاتی رہتی ہیں، کچھ ایسی چیزیں ان میں سے ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس کے دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے پختہ اور محفوظ ہو جاتی ہیں اور وہ انہیں کبھی بھی بھلا نہیں پاتا، اسی طرح جب کوئی عاشقِ رسول خواب میں رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا جلوہ دیکھ لیتا ہے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ زیبا کا نقشہ اس کے دل میں ایسا محفوظ ہو جاتا ہے کہ پھر بھلایا نہیں جاتا۔

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا
(سامانِ بخشش، ص71)

اے کاش! ہمیں بھی خواب میں دیدارِ مُصطفےٰ کا جام پینا نصیب ہو جائے کیونکہ قبر کا امتحان انتہائی سخت ہے، وہاں اندھیرا ہو گا، وہاں گرمی ہو گی، وہاں گھبراہٹ

ہو گی، لیکن دل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ قبر کے اندھیرے کا بالکل بھی خطرہ نہیں ہو گا۔

ظلمتِ مَرقَد کا اَندیشہ ہو کیوں نوریؔ مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوۂ جمالِ یار کا

(سامانِ بخشش، ص56)

لٰہذا ہر عاشقِ رسول کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے ہمارے مالک و مولیٰ! جب ہم اس دنیائے فانی سے رُخصت ہوں تو ہماری نظروں میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے بسے ہوں۔ آیئے! بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں چلوں اِس جہاں سے میں جب یا الٰہی

(سامانِ بخشش، ص108)

نعت خوانی کی برکت سے انسان کے دل میں دیدارِ مُصْطَفٰے کی تڑپ جوش مارتی ہے۔ یقیناً ہر عاشقِ رسول کی یہ دلی تمنا ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے کہ اسے خواب میں دیدارِ مُصْطَفٰے نصیب ہو جائے مگر وہ ایسا کیا کرے کہ اس کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو جائے، اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ دل لگا کر دین کا کام کرے کیونکہ جو دین کا کام کرتا ہے اس کو امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دیدارِ مُصْطَفٰے کی دعا سے نوازتے ہیں، چنانچہ

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان "**وسائلِ بخشش**" میں دین کا کام کرنے والوں کو یوں دعا دیتے ہیں کہ

جو "دیں کا کام" کریں دل لگا کے یااللہ
اُنہیں ہو خواب میں دیدارِ مُصطفٰے یا رب

(سامانِ بخشش، ص87)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے

آقائے مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو یوں لگتا ہے جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ساری زندگی ہی اپنی اُمّت کو یاد فرماتے رہے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو اپنی اُمّت پر اتنے مہربان و شفیق ہیں کہ اس دنیا میں جلوہ گر ہوتے ہی اپنی اُمّت کو یاد فرمایا۔

ہوتے ہی پیدا ، کرتے ہیں اُمّت کو یاد آپ
اُمّت کی مغفرت کے طلب گار آگئے

(سامانِ بخشش، ص511)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کی بخشش و نجات کے لئے راتوں کو عبادت کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہوں اور قیامت کی سختیوں کا خیال کر کے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری فرماتے تھے، قرآن کی اُس آیت کی تلاوت سُن کر اشکباری فرماتے کہ جس آیت میں ہر اُمّت سے گواہ لانے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام لوگوں پر گواہ بنانے کا ذکر موجود ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی ایک ہی آیت کی تلاوت پر ساری رات گزار دیتے، کبھی لمبے لمبے قیام ورُکوع فرماتے، کبھی پیشانی سجدے

میں رکھ کر اُمّت کی بھلائی طلب فرماتے تھے۔

فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے　　عاصِیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
تم پہ قربان جاؤں مِرے مہ جَبیں!　　تم پہ ہر دم کروڑوں دُرُود و سلام

(وسائلِ بخشش، ص603)

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں　　وہ شافعِ محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں کو جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے　　غم خوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا

(وسائلِ بخشش، ص180)

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے !ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمّت سے کیسی محبت ہے اور آپ اپنی اُمّت کے غم میں کس قدر کثرت سے آنسوں بہاتے تھے،اب ذرا ہم اپنے بارے میں بھی غور کرتے چلیں کہ ہمیں اپنے آقا و مولیٰ ، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی اور کتنی محبت ہے؟ہم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احسانات کے بدلے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کتنا خوش کیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر ہم کتنا عمل کرتے ہیں،ذرا سوچئے! جو لوگ اپنے والدین سے مَحبَّت کرتے ہیں، وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچے سے مَحبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غمزدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جس سے مَحبَّت ہوتی ہے اُسے رَنجیدہ نہیں کیا جاتا، مگر آہ! آج کے اکثر مسلمان عشقِ رسول کا دعوی تو کرتے ہیں، مگر وہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خوش کرنے کے بجائے مسلسل اللہ پاک کی نافرمانیوں میں لگے رہتے ہیں۔

ایسوں کو احساس دلاتے ہوئے امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **لکھتے ہیں:**

کچھ تو کر اِحساس بھائی چھوڑ نافرمانیاں
غم میں آقا اپنی اُمّت کے ہیں ہوتے بے قرار

(وسائلِ بخشش، ص220)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! محبت کا یہ دستور ہے کہ اگر کوئی ہم پر احسان کرے، ہمارے کام آئے، ہم اس کا دل دکھائیں تب بھی وہ ہمیں نبھائے، ہماری بُرائیوں پر وہ پردہ ڈالے، ہمیں کسی کے آگے ذلیل نہ ہونے دے، ہم اس کا دل دکھانے والے کام کریں تب بھی وہ ہمیں اپنا سمجھے اور ہم سے محبت کرے تو ہمیں بھی اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ ہم کتنے گناہ گار ہیں، صبح و شام آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرنے والے کام کرتے ہیں، مگر قربان جائیے! رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفقتوں اور کرم نوازیوں پر کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر بھی ہم نکموں کو نبھاتے اور اپنا بنالیتے ہیں بلکہ قیامت میں بھی گناہگاروں اُمتیوں کو نواز کر انہیں جنت میں داخلہ دلوا رہے ہوں گے۔

پیشِ حق مُژدہ شفاعت کا سُناتے جائیں گے — آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
ہاں چلو حسرت زَدو سُنتے ہیں وہ دن آج ہے — تھی خبر جس کی کہ وہ جَلوہ دکھاتے جائیں گے
کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ — نعمتِ خُلد اپنے صَدقے میں لُٹاتے جائیں گے
وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو — جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں — لَوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص155-156)

اے عاشقانِ رسول! آیئے! ہم اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

آہ! تم رویا کئے اُمّت کے غم میں یا نبی حوصلہ ہم عاصِیوں کا یوں بڑھایا شکریہ
خود رہے بُھوکے شکم پر اپنے پتّھر باندھے اور پیار سے تم نے ہمیں کھانا کِھلایا شکریہ
مجھ ذلیل و خوار دنیادار کی اَوقات کیا! میں نثار آقا مجھے پھر بھی نبھایا شکریہ
یارسولَ اللہ! لوگوں نے مجھے ٹھکرادیا تھا مگر تُو نے مجھے اپنا بنایا شکریہ
اِس قدَر لُطف و عِنایت اپنے نافرمان پر اپنے غم میں اپنی اُلفت میں رُلایا شکریہ

(وسائلِ بخشش، ص372)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پہلے اسے پڑھ لیجئے	1	(2)اخلاق و کردار سنوارنے کا طریقہ	26
دُرُود شریف کی فضیلت	2	(3)عشقِ رسول بڑھانے کا ذریعہ	28
ہم نعت خوانی کیوں کرتے ہیں؟	2	(4)اِحسانات مُصطفٰے یاد رکھنے کا ذریعہ	31
قُرآنِ پاک اور نعتِ مُصطفٰے	5	(5)ایمان کی سلامتی کا ذریعہ	34
نعت خوانی ایمان کا تقاضا ہے	8	(6)شفاعتِ مُصطفٰے کی اُمید پیدا کرنے کا ذریعہ	38
ہمارے بزرگ اور نعتیہ کلام	11	(7)دیدارِ مُصطفٰے کی طلب بڑھانے کا ذریعہ	40
نعت خوانی اور اس کے آداب	16	فکرِ اُمّت میں راتوں کو روتے رہے	44
نعت کسے کہتے ہیں؟	20	تفصیلی فہرست	47
(1)اوصافِ مُصطفٰے یاد رکھنے کا ذریعہ	24	ماخذ و مراجع	48

ماخذومراجع

نام کتاب	مطبوعہ	نام کتاب	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ کراچی	حیاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ کراچی	المستطرف	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر نور العرفان	پیر بھائی اینڈ کمپنی	سیرۃ ابنِ اسحاق	دارالفکر بیروت ۱۳۹۸ھ
بخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	حیاۃ الحیوان الکبریٰ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مسلم	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ	قصیدۃ البردۃ مع شرحہا	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
ترمذی	دارالفکر ۱۴۱۴ھ	حدائقِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
ابنِ ماجہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	ذوقِ نعت	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
نوادرالاصول	مکتبۃ الامام البخاری القاھرۃ مصر	بیاضِ پاک	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	قبالۂ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۴۰ھ
ہمارا اسلام	فرید بک سٹال لاہور ۱۹۹۹ء	سامانِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۴۰ھ
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ	دارالکتب العلمیہ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی
سبل الھدیٰ والرشاد	دارالکتب العلمیہ بیروت	مہرِ منیر	نظریۂ پاکستان پرنٹر ۱۴۲۳ھ
سیرتِ مصطفیٰ	مکتبۃ المدینہ کراچی	شرح سِک متراں دی	کاروان اسلام پبلیکیشنز ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غورو فکر“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ۔

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92
0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net